جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

کیا جماعت احمدیہ مذہبی گروہ ہے؟

جماعت احمدیہ جس کو عرف عام میں مرزائی جماعت کہا جاتا ہے یا ان کو غلط عقائد کی وجہ سے قادیانی بھی کہا جاتا ہے، اس کا پروپیگنڈہ یہی ہے کہ وہ ایک مذہبی فرقہ ہے - اس قسم کے پروپیگنڈے کے تحت ان کے مخصوص مقاصد ہیں، ملاحظہ ہو:

"جماعت احمدیہ چونکہ مذہبی جماعت ہے اور سیاسیات سے بالکل الگ تھلگ رہتی ہے اور اپنے اصولوں کے ماتحت جس حکومت کے ماتحت بھی اس کے افراد ہوں وہ اس کے فرمانبردار ہو کر رہتے ہیں - اس لئے ہم نے انڈین یونین کو اپنی پرانی روایات یاد دلاتے ہوئے کہا کہ قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے اور ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم حکومت کے پورے پورے فرمانبردار رہیں گے مگر چند لاکھ کی مذہبی جماعت کی کون سنتا ہے؟"

(اخبار "الفضل" لاہور نمبر ۱۱۸، جلد ۲، ۲۶ مئی ۱۹۴۸ء)

سیاسی مقاصد!

اگر اس جماعت کے مذہبی طور طریقے ہوتے تو دنیا ان کے قول و فعل پر یقین کرتی مگر ان کے اندرونی مقاصد ——— جو وقتاً فوقتاً انہوں نے خود ہی ظاہر کئے ہیں ——— ان کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد کسی شخص کو یہ یقین نہیں ہوتا کہ یہ جماعت مذہبی ہے بلکہ یہی پتہ چلتا ہے کہ مذہبی جماعت کا نام لینے کے باوجود ان کے مقاصد سیاسی ہیں، ملاحظہ ہو:

"ایسی حالت میں جب لوگوں پر یہ اثر تھا کہ احمدی انگریزی قوم کے ایجنٹ ہیں تو تعلیم یافتہ

طبقہ کی اکثریت ہماری باتیں سننے کو تیار نہ تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ مذہب کے نام پر تبلیغ کرتے ہیں مگر دراصل انگریزوں کے ایجنٹ ہیں" (مرزائی جماعت کا اخبار الفضل ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

برطانوی ایجنٹ :

"احمدیہ جماعت اور گورنمنٹ برطانیہ کے مفاد ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ قبل اس کے کہ سلف گورنمنٹ (یعنی ہندوستانیوں کے حقوق اور معمولی اختیارات۔ ناقل) کے متعلق کوئی کاروائی کی جائے جماعت احمدیہ کی حفاظت کے متعلق مناسب انتظام فرمایا جاوے۔"

(اخبار "الفضل" قادیان ۲۳ ستمبر ۱۹۱۷ء)

برطانیہ کی جاسوس جماعت :

۱۔ "ایک دفعہ برلن (جرمنی) میں احمدیوں نے ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا اور بڑے بڑے آفیسروں کو ٹی۔ پارٹی میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھیجے اور ایک جرمن وزیر بھی اس پارٹی میں شامل ہوا تو حکومت جرمنی نے اس جرمن وزیر سے جواب طلبی کی کہ برطانیہ کی جاسوس جماعت کی پارٹی میں کیوں شامل ہوئے؟" ("الفضل" قادیان ۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

۲۔ "پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے لوگوں کے دلوں میں اس قدر راسخ تھا کہ بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کا انگریزی حکومت سے کیا تعلق ہے؟ ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگرس کے سیکرٹری ہیں، ایک دفعہ قادیان آئے اور انہوں نے بتلایا کہ پنڈت جواہر لعل نہرو جب یوروپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے سٹیشن سے اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کیں، ان میں سے ایک یہ بھی کہ میں نے اس سفر یوروپ میں یہ سبق حاصل کیا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جاوے جس کے معنی یہ ہیں کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔"

(خطبہ میاں محمود احمد خلیفۃ المسیح قادیان، "الفضل" قادیان، ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

گورنمنٹ برطانیہ کی پٹھو؛

"ہماری جماعت وہ ہے جسے شروع میں ہی لوگ کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کی خوشامدی اور پٹھو ہے۔ بعض لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں" (الفضل قادیان ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء)

اعلیٰ مقاصد؛

"اس محسن گورنمنٹ (برطانیہ) کا مجھ پر حق سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ وہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرِ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیرسایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی"
(تحفۂ قیصریہ ص۲۴ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اسلام کے دو حصے؛

"اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک خداتعالیٰ کی اطاعت، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام، خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں" (شہادت القرآن مصنفہ غلام احمد متنبی قادیان)

وفادار فوج؛

"وہ جماعت (احمدیہ)۔۔۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیرخواہی سے بھرا پڑا ہے" (تحفۂ قیصریہ ص۱۰، مصنفہ غلام احمد)

مسلمانوں کی جاسوسی؛

"قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کیلئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جاویں جو درپردہ برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ملکی راز کی طرح اپنے دفتر میں محفوظ رکھے گی"

(تبلیغ رسالت ص۵، جلد ۸)

جاسوسی کا معاوضہ!

"میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن گورنمنٹ عالیہ میری ان خدمات کی قدر کرے گی" (تبلیغ رسالت ص۶۹، جلد ۶، اشتہار ۱۸ ار نومبر ۱۹۰۸ء)

فرضی تبلیغ و فنافی الگورنمنٹ برطانیہ!

"سو مجھ سے پادریوں کے مقابلہ پر جو کچھ وقوع میں آیا ہے، حکمتِ عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیرخواہی میں اول درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) والد مرحوم کے اثر نے (۲) گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (۳) خدا تعالیٰ کے الہام نے" (حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست مندرجہ ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۳، ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء، مصنفہ غلام احمد متنبی قادیان)

مرزا غلام احمد کی تبلیغ، جہاد قطعاً حرام ہے!

۱- "ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھے مسیح موعود جانتا ہے، اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے" (ضمیمہ رسالہ جہاد مصنفہ غلام احمد)

۲- "فرقہ احمدیہ کی خاص علامت یہ ہے کہ وہ نہ صرف جہاد کو موجودہ حالت میں ہی رد کرتا ہے بلکہ آئندہ بھی کسی وقت اس کا منتظر نہیں ہے" (الحکم، قادیان، ۷ر فروری ۱۹۰۲ء)

علامہ اقبال اس دل آزار تحریر کو پڑھ کر تڑپ اٹھے، فرماتے ہیں ؎

آں ز ایراں بود، ایں ہندی نژاد   آں ز حج بیگانہ ایں از جہاد

سینہ ہا از گرمی قرآں تہی،   ایں چنیں مرداں چہ امید بہی

ترجمہ: بہاء اللہ ایرانی اور غلام احمد ہندوستانی، ایک حج سے بیگانہ اور دوسرا جہاد کا منکر، ان کے سینے قرآنی عشق و علوم سے خالی ہیں، ایسے لوگوں سے تبلیغ اسلام، جہاد اور نیکی وغیرہ کی کیا امید رکھی جا سکتی ہے؟

خلیفۃ المسیح کا بیان :

"حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں میں مہدی ہوں اور حکومت برطانیہ میری تلوار ہے، عراق، عرب، شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔" (الفضل قادیان مؤرخہ ۷، دسمبر ۱۹۱۸ء)

(مطلب صاف ہے کہ ممالک اسلامیہ عربیہ بھی برطانیہ کے غلام بن جائیں۔ ناقل)

علامہ اقبال نے اس پر لکھا ؎

فتویٰ ہے شیخ کا، یہ زمانہ قلم کا ہے — دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں — مسجد میں اب یہ وعظ ہے بیسود و بے اثر
تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں — ہو بھی تو دل ہے موت کی لذت سے بیخبر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے — یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر!
تعلیم اس کو چاہیئے ترکِ جہاد کی، — دنیا کو جس کے پنجۂ خونی سے ہو خطر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات — اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگذر!

جاسوسی ممالکِ غیر :

۱۔ "اگر ہم دیگر ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔" (برکاتِ خلافت صفحہ ۶۵، مصنفہ مرزا محمود خلیفۃ المسیح)

۲۔ "روس میں اگرچہ میں تبلیغ کے لئے گیا تھا لیکن چونکہ سلسلہ احمدیہ اور برٹش گورنمنٹ کے باہمی مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اس لئے جہاں میں اپنے سلسلہ کی تبلیغ کرتا ہوں وہاں لازماً انگریزی حکومت کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔" (محمد امین احمدی مجاہد "الفضل" قادیان ۲۸ اگست ۱۹۲۳ء)

۳۔ حکومتِ افغانستان نے دو احمدیوں پر مقدمہ چلایا کہ وہ برطانیہ کے جاسوس ہیں۔" (الفضل، قادیان، ۳ مارچ ۱۹۲۰ء)

ترکی کی شکست پر چراغاں :

"چند روز ہوئے ترکی کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں مبلغ ۵۰۰ روپیہ جنگی اغراض کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا۔" (اخبار الفضل، قادیان ۱۶ نومبر ۱۹۱۸ء)

ریاست کی خواہش :

"احمدیوں کے پاس چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بھی نہیں۔ جہاں احمدی ہی احمدی ہوں، کم از کم ایک علاقہ کو مرکز بنالو اور جب تک ایسا مرکز نہ ہو جس میں کوئی غیر نہ ہو (یعنی کوئی مسلمان نہ ہو) اس وقت تک تم اپنے مطالبہ کے امور جاری نہیں کر سکتے ۔ ۔ ۔ ۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ مکہ اور حجاز سے مشرکوں کو نکال دو۔ ایسا علاقہ جب تک ہمیں نصیب نہیں ہوتا خواہ چھوٹے سے چھوٹا ہو مگر اس میں غیر نہ ہو۔ اس وقت تک ہمارا کام بہت مشکل ہے۔ اگر یہ نہ ہوا تو کام اور بھی مشکل ہو جائے گا" (خطبہ محمود مارچ ۱۹۲۲ء)

بادشاہت کا خواب :

"تم اس وقت تک امن میں نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری اپنی بادشاہت نہ ہو جو ہمارے لئے امن کی ایک ہی صورت ہے کہ دنیا پر غالب آجائیں" (خطبہ محمود ۱۲؍ اپریل ۱۹۴۰ء)

حافظہ کی کمزوری :

"مرزائی جماعت جب مسلم لیگ کے خلاف ہوئی تو پنڈت جواہر لعل نہرو صدر کانگرس کا لاہور میں استقبال کرنے گئی تو لاہوری مرزائیوں نے اعتراض کیا کہ حکومت برطانیہ اور جماعت احمدیہ کے دشمن اور احمدیوں کو برطانوی جاسوس سمجھنے والے کا استقبال . . احمدیت کی توہین ہے تو خلیفۃ المسیح نے جواب دیا۔ اگر پنڈت جواہر لعل نہرو یہ اعلان کر دیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے لئے وہ اپنی طاقت خرچ کریں گے جیسا کہ احرار نے کیا ہوا ہے تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا۔ لیکن اگر اس کے خلاف قریب کے زمانہ میں پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کا رد لکھا جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیئے جانے کے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو الگ کرنے کا سوال بالکل فضول ہے اور ان کے گذشتہ رویہ کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا استقبال جب کہ وہ صوبہ کے مہمان کی حیثیت سے آرہا ہو تو ایک سیاسی انجمن (احمدیہ نیشنل لیگ کور قادیان) کی طرف سے بہت اچھی بات ہے"

(خطبہ محمود، اخبار "الفضل" قادیان ۱۱ر جون ۱۹۴۶ء)

ناظرین، بھلا پنڈت جواہر لعل نہرو کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ احمدیوں کی حمایت میں بیان دیتا کہ احمدیوں کو مسلمانوں میں سے الگ اور علیحدہ اقلیت قرار نہ دیا جاوے . . . . . یہ راز کھل گیا کہ جواہر لعل کو بھی ضرورت تھی کہ پاکستان میں احمدیوں سے وہی کام لیا جاوے جو گورنمنٹ آف برطانیہ ان سے لیتی تھی اور احمدی قادیان ریاست بننے کے لئے۔ مسلمانوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچاتے اور شکست دینے کے لئے تیار تھے حالانکہ خود اقلیت بننے کے لئے انگریزی حکومت سے خود مطالبہ کرتے تھے مگر اقبال دشمنی نے ان کو جواہر لعل نہرو کی جھولی میں گرا دیا۔

ان کا اپنا مطالبہ ملاحظہ ہو:

"میں نے ایک نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز آفیسر (وائسرائے ہند۔ ناقل) کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جاویں جس پر اس آفیسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں جس طرح آج ان کے حقوق علیحدہ تقسیم کئے گئے ہیں اس طرح ہمارے بھی کئے جاویں۔ تم ایک پارسی پیش کرو، میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کروں گا"

(خطبہ محمود "الفضل" قادیان ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء)

بادشاہت کے خواب:

۱۔ "قادیان بے شک ہمارا مرکز ہے مگر ہمیں کیا معلوم کہ ہماری شوکت و طاقت کا مرکز کہاں ہے۔ یہ ہندوستان کے کسی شہر میں بھی ہو سکتا ہے اور چین، جاپان، فلپائن، سماٹرا، جاوا، روس، امریکہ غرضیکہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے، اس لئے جبکہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ جماعت کو بے وجہ ذلیل کرنا چاہتے ہیں، کچلنا چاہتے ہیں تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں، تلاش کریں کہ ہماری زندگی کہاں شروع ہوتی ہے۔ ہمیں کیا معلوم کہ کونسی جگہ کے لوگ ایسے ہیں کہ فوراً احمدیت قبول کر لیں گے اور ہمیں کیا معلوم کہ جماعت کو ایسی طاقت کہاں سے حاصل ہو جائے گی اس کے بعد دشمن شرارت نہ کر سکے۔" (خطبہ محمود اخبار "الفضل" قادیان، جلد ۲۲، نمبر ۱۶

۱۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

۲۔ حالانکہ جب تک ایک انسان، احمدیت کا جامہ زیب تن نہیں کر لیتا، خواہ وہ ہم سے کتنا ہی

ہمدردی کا دعویٰ کرنے والا کیوں نہ ہو، وہ آج نہیں تو کل ہم سے ضرور دشمنی کرے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تو اس وقت کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جاوے، تمہارے راستہ سے یہ کانٹے دور نہیں ہو سکتے اور تمہیں کبھی بھی امن و امان نہیں ہو سکتا۔ اور اگر آج کسی وجہ سے سکھ ہے تو کل یقیناً دکھ کی حالت ہو جائے گی۔" (خطبہ محمود مندرجہ "الفضل" قادیان، جلد ۱۷ نمبر ۸۶، ۲۵ / اپریل ۱۹۳۰ء)

سیاسی کاموں میں حصہ !

"پس سیاسی کاموں میں ہم پہلے بھی حصہ لیتے رہے ہیں" (اخبار "الفضل" قادیان ۵ / فروری ۱۹۳۵ء)

ٹوکرے !

"ہماری جماعت کے پاس کئی ٹوکرے تمغوں کے ہونگے"۔ (الفضل ۳ / اپریل ۱۹۳۴ء)

مرزائی جماعت من حیث الجماعت الیکشن لڑتی، قادیان میں فتح محمد عرف خو سیال نے احمدیہ ٹکٹ پر الیکشن اسمبلی لڑا، مسلم لیگ کا مقابلہ کیا، کہیں دھوکا دے کر یونینسٹ ٹکٹ حاصل کیا، کہیں مسلم لیگ سے ٹکٹ لے کر اسمبلی میں گھس گئے ہوگئے، سیاسیات میں ہر طرح حصہ لیا۔ یہ جماعت فرضی انجمنیں بنا کر اپنے مخالفین کے خلاف پوسٹر پمفلٹ شائع کرتی ہے پھر بھی مذہب اور تبلیغ کی آڑ ہے اور پروپیگنڈہ کی انتہا ہے کہ ہم مذہبی فرقہ ہیں ۔

کیا کسی بھی مذہبی فرقہ نے اپنے فرقہ کے نام سے الگ ریاست اور بادشاہت حاصل کرنے کے لئے حکومت برطانیہ کی جاسوسی کی ؟

ان لوگوں نے مذہبی فرقہ مذہبی فرقہ کی رٹ لگا رکھی ہے، دل میں سیاست، زبان پر مذہب، ان کی زبان اور دل میں کوئی مطابقت نہیں ہے بلکہ منافقت ہی منافقت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان اور پاکستان کو ان کی منافقت سے محفوظ رکھے۔ آمین !